سوال

(56) پرانی قبروں کی جگہ پر مسجد تعمیر کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک کچی مسجد کو توڑ کر پختہ مسجد بنانے کا ارادہ کرکے نیو کھودوانا شروع کیا۔ مسجد کے پچھم جانب نیو سے دو ہاتھ اور بڑھ کر اور ترجانب چھ ہاتھ مسجد سابق سے بڑھ کر نیو کھودوانا شروع کیا۔ ایک گز نیچے کے اندر ہڈی آدمی کی نکلی۔ یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ ہڈی مسلمان کی ہے یا مشرک کی یا ہندو کی اور یہ بھی پوری شہادت کوئی بزرگان نہیں دے سکتے کہ ہم نے سنا ہے کسی بزرگوں کی زبانی کہ یہاں قبرستان ہے۔ لیکن وہاں کے دیکھنے سے غالباً معلوم ہوتا ہے کہ قبرستان کسی زمانے کا ہے، ہندو یا مسلمان یا مشرک وغیرہ کسی کا ہو۔ اگر اس نیو میں ہڈی نکل گئی تو اُس سے ہٹ کر یا سابق مسجد کی نیو پر مسجد بنانا جائز ہے یا نہیں؟ دوسرے یہ کہ ہم نے مسجد کو توڑ دیا اور اُس زمین پر مسجد بنانا جائز نہ ہو تو ہم پر ازروئے خدا ورسول کے حکم کے کیا ہے؟ صاف جواب ہماری سمجھ کر مطابق تحریر فرمائیے گا۔ (سائل: صاحب علی خان وعباس خان، ازموضع بارہ، ضلع غازیپور، ڈاکخانہ گھمر)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال سے معلوم ہوا کہ اس جگہ کے دیکھنے سے غالباً معلوم ہوتا ہے کہ وہ جگہ کسی زمانے کا قبرستان ہے۔ مجھ کو جہاں تک معلوم ہے، وہ یہی ہے کہ اہل ہند کے قبرستان نہیں ہوا کرتے۔ وہ لوگ اپنے مردوں کو جلا کر دریا میں بہادیا کرتے ہیں، پس اگر یہ صحیح ہے تو ایسی حالت میں غالب یہی ہے کہ وہ جگہ کسی زمانے میں مسلمانوں کا قبرستان رہی ہے اور قبر پر مسجد بنانا جائز نہیں ہے۔

پس اگر سابق مسجد کی زمین میں قبر ہونے کا ثبوت نہ ہو تو سابق مسجد کی نیو پر مسجد بنانا جائز ہے، بلکہ ضرور ہے کیونکہ جو زمین ایک دفعہ مسجد ہوچکی وہ ہمیشہ کے لیے مسجد ہوگئی پھر اُس کا احترام اور اس کی صفائی ہمیشہ کے لیے واجب ہے اور اس کی بے حرمتی اور اس کو نجاسات سے آلودہ کرنا حرام ہوگیا۔ ہاں اگر سابق مسجد کی زمین کے اندر بھی قبر کے ہونے کا ثبوت ہوجائے۔ تو اس صورت میں وہ جگہ چھوڑ دی جائے اور دوسری جگہ مسجد بنائی جائے اور اس صورت میں سابق مسجد بھی جو بحالت لاعلمی اُس زمین پر بنائی گئی تھی، درحقیقت مسجد نہ تھی اور نہ اس کی زمین جس پر وہ بنائی گئی تھی۔ مسجد کی طرح قابل احترام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

تا امکان خوب تحقیقات کرلی جائے۔ اگر تحقیقات سے معلوم ہوجائے کہ وہاں پر کسی مسلمان کی قبر ہے تو وہاں پر مسجد نہ بنائی جائے، ورنہ ہڈیاں وہاں سے ہٹا کر مسجد بنائی جائے۔ اصل اس مسئلے میں یہ ہے کہ قبر پر مسجد بنانا جائز نہیں ہے، ہاں اگر قبر 5 کو اوکھیڑ کر اس کی ہڈیاں وہاں سے ہٹا دی جائیں تو وہاں پر مسجد بنانا جائز ہے۔ کیونکہ اب وہ قبر نہیں رہی، لیکن مسلمان کی قبر کے ساتھ ایسا کرنا اس کی توہین ہے۔ اور مسلمان کی توہین جائز نہیں ہے۔ اسی لیے اوپر لکھا گیا کہ اگر وہاں پر مسلمان کی قبر ہو تو مسجد نہ بنائے جائے ورنہ ہڈیاں ہٹا کر بنائی جائے۔ مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح بنی ہے کہ پہلے وہاں پر مشرکین کی قبریں تھیں۔ ان کو کھود کر اور ہڈیاں وہاں سے ہٹا کر وہ مسجد مقدس بنائی

گئی۔

صحیح بخاری میں ہے:

"باب ہل تنبش قبور مشرکی الجاہلیۃ ویتخذ مکانہا مساجد لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الیہود اتخذوا قبور أنبیائہم مساجد"

''کیا مشرکین جاہلیت کی قبروں کو اکھاڑا جائے اور ان کی مسجد جگہ بنالی جائے کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے یہود پر اللہ کی لعنت ہو کہ انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا۔''

فتح الباری (260/1) میں ہے:

"فوجہ التعلیل أن الوعید علی ذلک یتناول من اتخذ قبورہم مساجد تعظیما ومغالاۃ کما صنع أہل الجاہلیۃ وجرہم ذلک إلی عبادتہم، ویتناول من اتخذ أمکنۃ قبورہم مساجد بأن تنبش وترمی عظامہم، فہذا یختص بالأنبیاء ویلتحق بہم أتباعہم، وأما الکفرۃ فإنہ لا حرج فی نبش قبورہم، إذ لا حرج فی إہانتہم۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

یہ وعید بیان کرنے کا سبب یہ ہے کہ یہ وعید اس کے حق میں ہے، جو نبیوں کی قبروں کو اکھاڑ کر اور ان کی ہڈیوں کو نکال کر انھیں سجدہ گاہیں بنالے۔ یہ انبیاء علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے اور ان کے پیروکاروں کا بھی یہی حکم ہے۔ لیکن کفار کی قبروں کو اکھاڑنے میں کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ ان کی اہانت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (کتبہ: محمد عبداللہ (22/شوال 1331ھ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 119

محدث فتویٰ